حوادث ونوازل میں کلام کرنے کا حق

کبار علماء اور اہل اختصاص کو ہے

حافظ عبید اللہ الرحمن عبد الستار گوندل

حوادث ونوازل میں کلام کرنے کے کا حق کبار علماءاور اہل اختصاص کو ہے

بسم الله والحمدلله ولا حول ولا قوة إلا بالله والصلاة والسلام على رسول الله وعلى آله وصحبه ومن والاه. أما بعد!

چین سے پھیلنے والا کرونا وائرس مختلف ممالک تک پہنچ رہا ہے، اور لوگ اس کا شکار ہو رہے ہیں، ان حالات میں احتیاطی تدابیر اختیار کرتے حکمرانوں کی طرف سے بعض احکامات جاری ہوئے ہیں، اور علماء نے شریعت کے اصولوں کے مد نظر رکھتے ہوئے فتاوی دیے ہیں، جس پر بعض جہال اپنی زبانیں دراز کر رہے ہیں اور علماء پر طعن کر رہے ہیں، تو مناسب ہے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے چند کلمات کہے جائیں تاکہ وہ جہالت کی وادیوں میں بھٹکنے کی بجائے ہدایت کی راہ پر لوٹ آئیں۔ واللہ الموفق!

جان لیجیے اسلام دین کامل ہے، اور زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری راہ نمائی کرتا ہے، اور ہماری راہ نمائی کے لیے واضح اور روشن اصول بنادیے ہیں جن پر چل کر دین ودنیا کی بھلائیاں سمیٹی جاسکتی ہیں۔

انہیں قواعد میں سے ایک ذہبی قاعدہ ہے کہ

"حوادث ونوازل میں کلام کرنے کے کا حق کبار علماءاور اہل اختصاص کو ہے۔"

اللہ تعالی نے حوادث ونوازل میں امور کو اس کی طرف، اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور علماء کی طرف نہ لوٹانے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:

[وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْۗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا]

"اور جب انہیں امن وخوف کی کوئی خبر ملتی ہے تو اسے پھیلانا شروع کر دیتے ہیں، حالانکہ اگر اسے رسول اور ذمہ داروں کے سپرد کر دیتے، تو ان میں سے تحقیق کی صلاحیت رکھنے والے اس کی تہہ تک پہنچ جاتے، اور اگر اللہ کا تم پر فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی، تو چند لوگوں کے سوا تم سبھی شیطان کی اتباع کرنے لگتے۔"

[سورة النساء:83]

جھوٹی اور بے بنیاد خبریں پھیلانے والے منافقین کو وعید سنائی۔ باری تعالی نے فرمایا:

[لَّئِن لَّمْ يَنتَهِ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْمُرْجِفُونَ فِي الْمَدِينَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُونَكَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا. مَّلْعُونِينَ ۖ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَقُتِّلُوا تَقْتِيلًا]

''اگر یہ منافق لوگ اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے اور مدینہ میں جھوٹی خبریں پھیلانے والے لوگ باز نہ آئے تو ہم آپ کو ضرور ان پر مسلط کر دیں گے، پھر وہ آپ کے ساتھ کچھ دن ہی رہ پائیں گے۔ ان پر ہر طرف سے لعنت ہو گی جہاں کہیں پائے جائیں گے پکڑے جائیں گے اور قتل کیے جائیں گے۔''

[سورة الإحزاب: 60،61]

اس لیے حوادث و نوازل میں امور کو علماء کی طرف لوٹائیں، ان سے راہنمائی لیں ناں کہ بے لگام ہو کر فتنہ بھڑکانے میں شریک ہوں۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[قَبْلَ السَّاعَةِ سِنُونَ خَدَّاعَةٌ، يُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ، وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ]

''قیامت سے پہلے دھوکہ دہی والے سال آئیں گے، ان میں سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا اور جھوٹے کو سچا، امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار سمجھا جائے گا، اور اس زمانہ میں «رويبضة» بات کریں گے۔''

[مسند احمد: 8459]

اور سنن ابن ماجہ کی روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: «رويبضة» کون ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[الرَّجلُ التَّافِهُ في أمرِ العامَّةِ]

''ایسا حقیر اور جاہل شخص جو امور عامہ میں گفتگو کرے۔''

اور سلف صالحین رحمہم اللہ ان مسائل میں گفتگو کرتے ہوئے خوب احتیاط سے کام لیتے اور مسائل کو اکابر کی طرف لوٹاتے، اور عجلت سے کام لینے والوں سے فرمایا کرتے آج تم جن مسائل میں جلد بازی سے حکم جاری کرتے ہو اگر یہ عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھے جاتے تو وہ اہل بدر کو جمع کر لیتے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے کبار صحابہ کی توجیہات پر عمل کرتے، سنن دارمی [حدیث:210] میں کوفہ کی جامع مسجد میں اجتماعی ذکر کرنے والوں کا طویل قصہ ہے، جن کو اجتماعی ذکر کرتے سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو اس کام کو دین میں نیا خیال کر کے برا سمجھا اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے اور ان کو اس کی خبر کی۔ تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کو اس کام سے منع کیا اور فرمایا [وَكَمْ مِنْ مُرِيدٍ لِلْخَيْرِ لَنْ يُصِيبَهُ] ''کتنے ہی لوگ خیر کا ارادہ کرتے ہیں مگر (سنت کے موافق عمل نہ ہونے کی وجہ سے) اس خیر سے محروم رہتے ہیں۔''

ذرا قصے پر غور کیجیے سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ خود بھی علماء الصحابہ میں سے ہیں مگر جب نئے کام کو دیکھا تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع کیا جو کوفہ میں مفتی کی حیثیت پر تھے۔ اور ان کے سامنے اس مسئلہ کو پیش کیا۔ آج ہمارا حال کیا ہے علماء کی طرف رجوع کی کی بجائے ہر بندہ خود مفتی البلاد کے درجے پر فائز ہے، بلکہ کبار علماء کے فتاوی وتوجیہات کو دیوار پر مار دیا جاتا ہے، اور ان کو علمائے سلاطین اور علمائے حیض ونفاس کے القاب دیے جاتے ہے، اللہ تعالی ہماری اصلاح فرمائے۔

بلا تحقیق وتثبت باتیں پھیلانا مسلمان کا شیوہ نہیں، بلکہ حق اور سچ بیان کرنا اور لایعنی امور میں نہ پڑنا ایک مسلمان کی ذمہ داری ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

[يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ]

ترجمہ:

''اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے، تو اس کی تحقیق کر لو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو نادانی میں نقصان پہنچا دو، پھر اپنے کئے پر تمہیں ندامت اٹھانی پڑے۔''

[سورة الحجرات : 6]

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ]

''بندے کے جھوٹے ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے۔''

[صحيح مسلم: 5]

اور جھوٹ پھیلانے والے شخص کی وعید میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ اور یہ اتنا شنیع فعل ہے کہ جاہلیت میں بھی لوگ اس سے بچتے تھے۔ اس لیے افواہوں کی پیروی کرتے ہوئے علماء سے آگے بڑھنے کی کوشش نہ کیجیے، اور اہل فتنہ کی بے بنیاد باتوں میں نہ آیئے، بندے کے اچھے اسلام کی یہ نشانی ہے کہ جن معاملات سے اس کا تعلق نہیں ان میں نہ پڑے۔

جب تک حقیقت کا علم نہ ہو محض اندازے اور گمان سے باتیں کرنا جائز نہیں۔

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا آپ نے خیال اور گمان سے بات کرنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے تو آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[بِئْسَ مَطِيَّةُ الرَّجُل]

''یہ بندے کی بری سواری ہے۔''

[الأدب المفرد: 762]

یعنی وہ خیال اور گمان کی سواری پر سوار ہو کر بے سر و پا باتیں کرتا ہے۔

اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم کبار علماء کا دامن تھامیں، حوادث و نوازل میں ان ہی طرف رجوع کریں، اور ان کی توجیہات کو لازم پکڑیں، کیونکہ برکت اکابر کے ساتھ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

[الْبَرَكَةُ مَعَ أَكَابِرِكُمْ]

''برکت آپ کے اکابر کے ساتھ ہے۔''

[صحيح ابن حبان: 559]

اللہ تعالی ہمیں لایعنی امور سے بچ کر علمائے حق کا دامن تھامنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

كتبه

ابن أبي عبدالله

حافظ عبيدالرحمن عبدالستار گوندل

غفر الله له ولوالديه ولمشايخه وللمسلمين

المدينة الجامعية ، إمارة الشارقة

19 رجب 1441 هـ الموافق 14 مارس 2020